صفوں میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم؟

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1978

تاریخ اجراء: 19 ربیع الثانی 1446ھ/23 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

صف میں اتصال یعنی نمازیوں کا آپس میں مل مل کر کھڑے ہونے کا حکم کئی احادیث میں آیا ہے اور علمانے بھی اس پر عمل کرنے کے حوالے سے تاکید بیان فرمائی کہ اس پر احادیث میں وعید بھی وارد ہوئی ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صفوں میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اب قابل عمل نہیں رہا، تو کیا اس کی یہ بات درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صفوں میں مل کر کھڑے ہونے کے متعلق آج کل مسلمانوں میں کوتاہی پائی جاتی ہے، لیکن اس کا حکم آج بھی ویسے ہی باقی ہے جیسے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنے زمانے میں ارشاد فرمایا تھا، آج کے زمانے میں بھی مفتیانِ کرام انہی احادیث مبارکہ کی وجہ سے اتصالِ صفوف کا حکم تاکید کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں، لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ آج کے دور میں یہ حکم قابل عمل نہیں رہا، ایسا کہنے والے کو درست مسئلے سے آگاہ کیا جائے اور سمجھایا جائے۔

صفوں میں مل کر کھڑے ہونے کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الا تصفون خلفی کما تصف الملائکۃ عند ربھم؟ قالو! و کیف تصف الملائکۃ عند ربھم؟ قال: یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف“ یعنی تم میرے پیچھے اس طرح صف کیوں نہیں بناتے، جس طرح فرشتے اپنے رب کے حضور صف بناتے ہیں؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: فرشتے اپنے رب کے حضور کیسے صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، جلد 1، صفحہ 106، مطبوعہ لاہور)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ صف کے واجبات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”**درباره صفوف شرعاً تین باتیں بتاکید اکید مامور بہ ہیں** اور تینوں آج کل معاذ اللہ کالمتروک ہو رہی ہیں، یہی باعث

ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔**اول: تسویہ** کہ صف برابر ہو، خم نہ ہو، کج نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے، ٹخنے آپس میں محاذی ایک خط مستقیم پر واقع ہوں جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظمہ پر گزرا ہے، عمود ہو، **دوم: اتمام** کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو، دوسری نہ کریں، اس کا شرع مطہرہ کو وہ اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص چھوڑے، مثلاً ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی، اسے بغیر پورا کیے پیچھے اور صفیں باندھ لیں، بعد کو ایک شخص آیا، اس نے اگلی صف میں نقصان پایا، تو اسے حکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جا کر وہاں کھڑا ہو اور اس نقصان کو پورا کرے، کہ انہوں نے مخالفتِ حکم شرع کر کے خود اپنی حرمت ساقط کی۔ جو اس طرح صف پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت فرمائے گا۔ **سوم: تراص** یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ ترجمہ: گویا وہ عمارت ہے رانگا پلائی ہوئی۔ رانگ پگھلا کر ڈال دیں، تو سب درزیں بھر جاتی ہیں، کہیں رخنہ فرجہ نہیں رہتا، ایسی صف باندھنے والوں کو مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ دوست رکھتا ہے۔۔۔ یہ بھی اسی اتمام صفوف کے متممات سے اور تینوں امر شرعاً واجب ہیں کما حققناہ فی فتاونا وکثیر من الناس عنہ غافلون۔ جیسا کہ ہم نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تحقیق کر دی ہے اور بہت سے لوگ اس سے غافل ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 219 تا 223، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net